السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو مجھ سے اور دوسرے لوگوں سے گفتگو کرتے وقت دوغلے پن (دورخی) کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کیا اس پر خاموش رہوں یا انہیں ان کی حقیقت بتادوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لوگوں سے دورخی گفتگو کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ) (البخاری، المناقب، باب 1، الادب 52، الاحکام 37، ومسلم، البر والصلة، باب 98، 99)

''تم سب لوگوں سے بدتر دورخ آدمی کو پاؤ گے جو ان کے پاس ایک چہرے کے ساتھ آتا ہے جبکہ دوسروں کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی انسان کے سامنے اس کی تعریف کرتا ہے اور دنیوی مقصد کے تحت اس کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لیتا ہے، جبکہ اس کی عدم موجودگی میں لوگوں کے سامنے اس کی مذمت کرتا اور عیب جوئی کرتا ہے، اکثر لوگوں کے ساتھ اس کا یہی رویہ ہوتا ہے۔

لہذا جو شخص بھی اس کے اس رویے سے آگاہ ہوا سے لوگوں کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس منافقانہ عمل سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ ایک نہ ایک دن لوگ اس کے اس قابل مذمت رویے سے آگاہ ہوں گے۔ پھر وہ اس سے نفرت کا اظہار کریں گے اور احتیاطا اس کی صحبت سے دور رہیں گے۔ اس طرح اس کے غلط مقاصد کی تکمیل ممکن نہ ہو سکے گی۔ اگر وہ نصیحت سے فائدہ نہ اٹھائے تو لوگوں کو اس سے اور اس کے کردار سے خبردار کرنا چاہیے۔ چاہے اس کی عدم موجودگی میں ہی ایسا کرنا پڑے، حدیث میں ہے:

(اذْكُرُوا الفاجر بِمَا فِيهِ كي يَحْذَرَهُ النَّاسُ) (الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف لابن حجر 157)

لوگوں کو فاسق کے کردار سے آگاہ کرو تاکہ لوگ اس سے خبردار رہیں۔''۔۔۔ شیخ ابن جبرین۔۔۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 346

محدث فتویٰ